© rasailojaraid.com

فرماتے ہیں کہ اس نے اپنے لونڈے کونہایت اطمینان سے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے مارا اور کہا کہ اگر بادشاہ تجھے کسی کام کو بھیجے تو کیا تم اس سست روی سے کام لوگے؟

عن بعض ھؤلاء انه رای غلاماله یطمئن فی صلوٰته فضربه وقال لو بعثك السلطان فی شغل اکنت تبطئ فی شغله مثل هذا الابطاء؟ (کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۷)

امام ابن قیم فرماتے ہیں، یہ نماز کے ساتھ مخول ہے:

هذا کله تلاعب بالصلوٰۃ وتعطیل لها وخداع من الشیطان (ص۱۷۷)

احناف کے نزدیک بقول جرجانی یہ سنت ہے لیکن کرخی اور علامہ طحاوی کی روایت کے مطابق واجب ہے، اس صورت میں جو نمازی اس سے غفلت کرتا ہے، اس پر سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ ص۱۰۱) ۔ علماء احناف نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے (حاشیہ ہدایہ ص۱۰۱) اس لئے یہ مقام ان دوستوں کے لئے درس عبرت ہے جو سجدہ سہو بھی نہیں کرتے۔ ظاہر ہے اس صورت میں ان کی نماز، نماز ہی نہیں رہے گی — وان ترکه ساهیا جبره بسجود السهو وان ترکه عمدا ابطلت الصلوٰۃ (غنیۃ الطالبین پیر جیلانی ص۱۶ مترجم فارسی) اصل میں "تعدیل ارکان" کی بحث کو کچھ بزرگوں نے علمی بحث بنا کر اپنے — عقیدت مندوں کو نماز کا چور اور کوا بنا دیا ہے ورنہ خود ان بزرگوں کی نماز ان کی ان علمی بحثوں کے بالکل برعکس تھی اور اتنی طمانیت اور تعدیل ہوتی تھی کہ اسے دیکھ کر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے سوانح کا مطالعہ کر کے اصل صورت حال کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

سوال ۲

خشوع و خضوع: نماز کی جان یہی چیز ہے، جن لوگوں میں یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے، صحیح معنے میں تعدیل ارکان کا حق بھی وہی شخص ادا کرتا ہے وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گا، ذوق و شوق کے عالم میں مستغرق ہو کر رب کے حضور پیش ہوگا، اور نہایت مزے سے نماز کا حق ادا کرے گا۔ ورنہ نماز کیا ہوگی نماز کا ایک گونہ تکلف ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ فقہی نماز ادا ہو جائے یعنی نماز کا آئینی بوجھ ساقط ہو جائے لیکن آخرت میں بھی یہ کچھ کام آئے؟ بظاہر ضروری نہیں معلوم ہوتا، باقی رہی اس کے کرم کی بات؟ تو وہ الگ بات ہے سے

کوئی یہ پوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہے

جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاہم مقام عزیمت اور مسنون نماز کا تقاضا یہ ہے کہ : خشوع کا التزام کیا جائے کیونکہ یہ روح نماز ہے۔

حضرت سعید بن معاذ فرماتے ہیں کہ، نماز میں جب کبھی مجھے کوئی دنیوی خیال آجاتا ہے تو میں نماز چھوڑ دیتا ہوں : ماصلیت صلوٰۃ قط فحدثت فیہا شیٔ من امر الدنیا حتی انصرفت۔

(کتاب الصلوٰۃ ، احمد ص۲)

حضرت امام ابن سیرین جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوف خدا سے اُن کا رنگ اڑ جاتا تھا

اذا قام فی الصلوٰۃ ذھب دم وجھہ خوفا من اللہ عزوجل وفرقا منہ (ایضاً ص۲)

حضرت "مسلم" جب نماز پڑھتے تو ان کو آس پاس کی کوئی آواز نہیں سنائی دیتی تھی۔

اذا دخل فی الصلوٰۃ لم یسمع حسا من صوت ولا غیرہ تشاغلا بالصلوٰۃ وخوفا من اللہ عزوجل (ایضاً ص۲)

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں جو شخص عمداً (جان بوجھ کر) نماز میں دائیں بائیں کھڑے لوگوں کو پہچانتا ہے، اس کی نماز ہی نہیں :

من عرف من علی یمینہ و شمالہ متعمدا فہو فی الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ لہ۔

(احیاء العلوم وسکت علیہ العراقی)

حضرت سفیان ثوری کا ارشاد ہے کہ نماز میں جس شخص کے دل میں خشوع پیدا نہیں ہوا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

من لم یخشع قلبہ فسدت صلوٰتہ۔ (عین العلم)

حضرت حسن بصری صرف بطلان نماز کے قائل نہیں بلکہ ساتھ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسی نماز موجب عذاب بھی ہے : انہا توجب العقوبۃ (ایضاً)۔

دراصل یہ سب باتیں، اخروی منفعت اور قرب الٰہی کے اعتبار سے ہیں کیونکہ اصل مطلوب وہی ہے جہاں تک فقہی احکام کا تعلق ہے ؟ ان کی رو سے، نماز کی صحت اور فساد سے خشوع و خضوع کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس لئے قرآن نے فلاح کی بات نماز میں خشوع و خضوع کرنے والوں کے لئے ذکر فرمائی ہے : قد افلح المومنون ○ الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون (پ۱۸۔ مومنون الخ) گویا کہ نمازی کی فلاح کا تعلق خشوع و خضوع سے ہے، رہا جہاں تک اٹھنے بیٹھنے والی بات ہے تو قرآن کے نزدیک اسے "نماز" اور پڑھنے والے کو نمازی کہہ سکتے ہیں، منافقین کی نماز کو بھی نماز کہا ہے : ان المنافقون یخدعون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ج وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی ۔ (پ۵ ۔ النساء ع۲۱)

منکرین قیامت ریا کار نمازیوں کو بھی نمازی کہتا ہے :

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِہِمْ سَاھُوْنَ ۝ (پ۳۰ ۔ ارایت)

ظاہر ہے کہ، یہ ان کی بے روح اور مصلحت پرستانہ نمازیں اور نمازی ہیں۔ تبھی تو نماز اور نمازی کہا جا رہا ہے۔ تاہم سوچئے کہ وہ کس کام کی ؟

یہ مقام فتوے کی بات ہے اور وہ مقام تقوے کی ـــــ اب یہ آپ غور فرمائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں، صرف آئینی بوجھ ساقط کرنا چاہتے ہیں یا یہ کہ یہ خدا یابی کا ذریعہ بھی بنے ؟

تصحیح ضروری

پچھلے شمارہ دسمبر ۷۴ء میں مولانا عزیز زبیدی صاحب کے "مضمون فتاوے" میں چند اغلاط رہ گئی تھیں۔ ان کی تصحیح پیش خدمت ہے :

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۲۲	۲، ۴	ابن مالک	ابن ملک
۲۲	۱۸	"گفتگو اور معاملہ کی نقل حکایت نہیں ہے بلکہ حاضرین . . . الخ	"گفتگو اور معاملہ کی نقل حکایت ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حاضرین" ۔
۲۳	۱۴	نشاہد اور محسوس	مُشاہد اور محسوس
۲۵	۳	قول متابع	قوی متابع
۲۴	۲۳	النعلیق المجد	التعلیق الممجّد

© rasailojaraid:com